پندرہ روزہ

الہلال

ٹورانٹو - کینیڈا

قیمت: ۵۰ سینٹ

ذوالقعدہ ۱۴۰۱ھ | بیرونِ وطن پاکستانیوں کا ترجمان - شمالی امریکہ میں اردو کا سب سے پہلا اور کثیر الاشاعت اخبار | جلد: ۱۰
ستمبر ۱۹۸۱ء | | شمارہ: ۲

سیاسی پارٹیوں کے بغیر انتخابات کے نئے نظام کی سفارش

امیدوار کے لئے اہلیت کی وہی شرط رکھی جائے گی جو شریعت کے تحت ایک گواہ کی ہے

انتخابات میں امیدوار انفرادی بنیاد پر حصہ لیں گے

(اسلامی نظریاتی کونسل کی سب کمیٹی اگلے مہینے رپورٹ مکمل کر دے گی)

امریکی اسلحہ کی ترسیل میں تاخیر سے پاکستانیوں میں تشویش پائی جاتی ہے

آغا شاہی نے امریکی وزیر خارجہ ہیگ کو صورت حال سے آگاہ کر دیا

ممتاز سیاسی رہنماؤں سمیت میرپور میں مزید ۶۴ افراد کو گرفتار کر لیا گیا

میرپور میں نوجوانوں کے احتجاجی جلوس پر پولیس کا لاٹھی چارج

چوہدری نور حسین کی گرفتاری کے لئے پولیس کے چھاپے

۲۶ کنال اراضی دھوکہ دہی سے منتقل کرنے پر مصطفیٰ کھر کے خلاف مقدمہ

مقدمہ میں ایک خاتون اور وکیل سمیت ۱۲ دوسرے ملزم بھی ملوث ہیں

گزشتہ چار برس میں تیس ارب بیس کروڑ روپے کے منصوبے منظور ہوئے

وفاقی کابینہ کے اجلاس میں صنعتی سرمایہ کاری کا جائزہ لیا گیا

پنجاب میں سکولوں کے اساتذہ ...

سید جمال الدین افغانی عالم اسلام کے ایک عظیم انقلابی رہنما

اس انقلابی شخصیت نے آج سے ۱۰۰ سال قبل ۹ مارچ کو وفات پائی

محمد نصر اللہ خان صاحب خازن

نسب: سید جمال الدین بن سید صفدر کنڑی

تعلیم

مصر میں

سید افغانی کی انقلابی زندگی

ہندوستان میں

ایران میں

آپ کے علم و فضل کا اعتراف

وفات

آپ کی شخصیت

ترکی میں

ان کی برپا کردہ تحریک آزادی اور اتحاد عالم اسلامی کے اثرات مختلف ممالک کی اسلامی تحریکوں پر آج بھی موجود ہیں

عالم اسلام کی سیاسی حالت

برصغیر پاک و ہند

عراق

مصر میں

فلسطین میں

انڈونیشیا میں

برصغیر پاک و ہند

پاکستان میں

لاہور کا ایک ڈرامائی واقعہ

عبدالقدیر رشک

افغانستان کے رویہ میں کافی لچک پیدا ہوگئی ہے۔ صدر ضیا

روسی نائب وزیر خارجہ فریوبین سے حالیہ مذاکرات مفید ثابت ہوں گے

خصوصی حج پاسپورٹ کا اطلاق غیر ممالک میں مقیم پاکستانیوں پر نہیں ہوگا

جنرل ضیاء الحق نے خصوصی ہدایات جاری کر دیں

امریکی امداد کا مقصد پاکستان کی آزادی اور سالمیت کا تحفظ کرنا ہے

بعض حلقوں میں امریکی امداد کے بارے میں تشویش پائی جاتی ہے

مجیب نے کہا یہ کیا تماشہ ہے اور گولیاں جسم کو چھلنی کر گئیں

مجیب الرحمن کو غیر اسلامی سرگرمیوں کی بنا پر قتل کیا گیا۔ خطیب کی کتاب میں انکشاف

قومی ہاکی ٹیم ... نومبر کو ... کے خلاف ٹیسٹ کھیلے گی

کراچی میں چوتھا اور آخری ٹیسٹ ۱۲ نومبر کو کھیلا جائے گا

روس کے نائب وزیر خارجہ فریوبین پاکستان کو قائل نہ کر سکے

پاکستان کا دورہ مکمل کرنے کے بعد فریوبین آج بھارت پہنچ رہے ہیں

پاکستان اصولوں کا سودا نہیں کرے گا: آغا شاہی

ببرک کارمل حکومت سے بات چیت نہیں ہو سکتی

ماریں گے مر جائیں گے ہندو نہیں کہلائیں گے

بھارت کے ہریجنوں کا نعرہ

نئی دہلی — گزشتہ دنوں ہریجنوں کے قبول اسلام کے بارے میں جو سیمینار منعقد ہوا اس میں ہریجنوں کے ایک رکن کے ان الفاظ پر شدید احتجاج کیا گیا...

غیر ممالک میں پی آئی اے کے ملازمین کی نصف تعداد کو سبکدوش کر دیا جائے گا

پی آئی اے کے مزید ۱۳۵ ملازمین برطرف کر دیئے گئے

برطرف کئے جانے والوں میں ۲۷ افسر بھی شامل ہیں

سعودی عرب کے لئے ناکارہ طیارے

اسرائیل کے لئے "جاسوس سپاہی"

۲۷ مارچ کی کہانی



ہیروں پر رہائی کے لئے مس بے نظیر بھٹو کی درخواست

گارڈین نے کوثر نیازی سے معافی مانگ لی

لندن — اخبار گارڈین نے آج پاکستان کے سابق وزیر اطلاعات و نشریات مولانا کوثر نیازی سے اس مضمون پر معافی مانگ لی جس میں یہ الزام لگایا گیا تھا کہ وہ مرتضیٰ بھٹو کے ساتھ دمشق اور...

آمریت کے خلاف جدوجہد کرنے والوں کا ساتھ دوں گا

میں آج بھی محسوس کرتا ہوں کہ میں نے پاکستان آنے کا فیصلہ بالکل درست کیا تھا۔

ایم آر ڈی میں شمولیت کے مسئلہ پر جمعیت علماء اسلام خلفشار کا شکار ہو گئی

بھارتی اخبارات میں جھوٹی خبریں

پندرہ روزہ
الہلال
سورنٹو لینڈ

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون
سن رکھو کہ اللہ کے دوستوں پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے

حیدرآباد دکن کے فسادات

بھارت کے صوبہ آندھرا پردیش کے دارالحکومت حیدرآباد دکن میں مسلم کش فسادات کا سلسلہ مزید شدت اختیار کر گیا ہے اور ان فسادات پر قابو پانے میں مقامی پولیس کی ناکامی کے جواب فوج بھی طلب کر لی گئی ہے۔ حیدرآباد اور سکندرآباد میں تعلیمی ادارے بند کر دیئے گئے ہیں، چاقو زنی، لوٹ مار اور آتشزنی کے واقعات نے شہری زندگی تلپٹ کر دی ہے اور عین رمضان المبارک میں مسلمانوں پر قیامت ٹوٹ پڑی ہے۔ ۰ جانیں تلف ہو چکی ہیں، سیکڑوں افراد گرفتار کیے جا چکے ہیں اور ابھی فسادات کی آگ سرد پڑنے کا کوئی امکان نہیں۔

مرادآباد، علی گڑھ، بہار شریف اور دیگر مقامات پر خونریز مسلم کش فسادات کے بعد اب اس کی تازہ لہر حیدرآباد دکن میں نمودار ہوئی ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا فسادات کا یہ سلسلہ محض اتفاق ہے اور سادہ سی حقیقت بس اتنی ہی ہے کہ عین نماز کے وقت ایک مسجد کے قریب سے باجا بجاتے ہوئے ہندوؤں کا جلوس گزرا اور فساد برپا ہو گیا یا اصل حقیقت یہ ہے کہ نماز کے وقت کسی مسجد کے قریب سے باجا بجاتے ہوئے گزرنا لگے بندھے منصوبے کے مطابق اشتعال پھیلانے اور فسادات کے لیے مطلوبہ صورت حال پیدا کرنے کا ایک آزمودہ نسخہ ہے جسے اسی مقصد کے لیے برسوں سے جگہ جگہ آزمایا جا رہا ہے۔

ہمارا خیال ہے کہ باجا بجاتے ہوئے مسجدوں کے قریب سے گزرنا درحقیقت طبل جنگ بجانے کے مترادف ہے۔ فسادات کی لہر جس شدت سے اٹھتی ہے اور پھر لوٹ مار، آتشزنی، قتل و غارت گری کا سلسلہ جس منظم طریقے پر اور جس دبا دینے والی کیفیت کے ساتھ ابھرتا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ فسادات کسی اتفاقی حادثہ یا واقعہ کا نتیجہ نہیں بلکہ ایک گہری منصوبہ بندی کا نتیجہ ہوتے ہیں۔

مسلمانوں کے خون کی پیاسی انتہا پسند تنظیم راشٹریہ سیوک سنگھ برسوں سے اس اسکیم پر عمل پیرا ہے کہ جس مقام پر مسلمان معاشی طور پر کچھ آسودہ حال ہوں یا ان کے عدم اتحاد و استحکام کی کوئی صورت نظر آئے وہاں فسادات کے ذریعہ انہیں تباہی و بربادی سے دوچار کیا جائے اور برسوں کے لیے بے سروسامانی کے گڑھے میں پھینک دیا جائے۔ احمدآباد میں مسلمان تاجروں نے کچھ بہتر پوزیشن اختیار کی اور وہاں کی ٹیکسٹائل ملوں میں مسلمان کاریگروں کی بڑی تعداد کو روزگار میسر آیا تو اس شہر کو ایک کراہتے ہولناک فسادات کا اہتمام کیا گیا پانچ ہزار مسلمان قتل کئے گئے اور زندہ جلا دیئے گئے۔ مرادآباد میں ظروف سازی کی صنعت اور مشرق وسطیٰ میں اس کی برآمد سے مسلمانوں کو معاشی طور پر سنبھلنے کا موقع ملا تو اس شہر کو آگ اور خون میں نہلا دیا گیا۔ علی گڑھ میں تالوں کی صنعت اور تعلیم کی سہولت نے مسلمانوں کو سہارا دیا تو وہاں فسادات کی بارود بچھا کر بڑے پیمانے پر ہلاکت خیزی کا اہتمام ہوا۔ ناگپور میں [illegible] سے وابستہ مزدوروں، کاریگروں اور دستکاری حلقے میں مسلمانوں کی مجموعی تعداد کا تناسب ۳۰ فیصد تک پہنچا تو اس شہر کو خونریز فسادات کا نشانہ بنا کر مسلمانوں کو تباہ و برباد کیا گیا اور وہاں سے اکھڑنے پر مجبور کر دیا گیا۔ سرینگر کشمیر میں پندرھویں صدی ہجری کے سلسلے میں ایک بین الاقوامی اسلامی کانفرنس کے انعقاد کا فیصلہ ہوا تو وہاں فسادات کا طوفان اٹھا کر اس کی راہ روک دی گئی اور بیرونی مہمانوں کو ویزا دینے سے انکار کر دیا گیا اور کچھ مہمانوں کو دہلی سے واپس لوٹا دیا گیا۔ یہی صورت دوسرے مقامات پر ہونے والے فسادات میں سامنے آتی رہی ہے۔

حیدرآباد دکن کے تازہ فسادات کا اصل محرک بھی یہی ہے۔ وہاں مسلمانوں کا شاید ہی کوئی گھر ایسا ہو جس کا کوئی نہ کوئی فرد امریکہ، برطانیہ، سعودی عرب اور مشرق وسطیٰ کے دوسرے مسلم ممالک میں برسر روزگار نہ ہو۔ یہ صوبہ مسلمانوں میں تعلیم کے تناسب کے لحاظ سے پورے بھارت میں سب سے آگے ہے۔ تعلیم یافتہ مسلمانوں پر ملازمتوں کے دروازے بند ہیں چنانچہ ان کی بڑی تعداد تلاش معاش میں بیرون ملک چلی گئی ہے۔ اس وقت ملک سے باہر کسی ایک صوبے کے مسلمانوں کی سب سے بڑی تعداد آندھرا پردیش اور بالخصوص حیدرآباد دکن، اورنگ آباد اور سکندرآباد ہی سے تعلق رکھتی ہے۔ ان لوگوں کی بھیجی ہوئی رقم نے طویل عرصے بعد ابتری کے بجائے وہاں خوشحالی کے آثار پیدا کر دیئے ہیں لہٰذا کاروبار میں بھی مسلمانوں کو آگے بڑھنے کا موقع ملا ہے جبکہ پہلے کاروبار پر ہندوؤں کی مکمل اجارہ داری تھی۔ اس تشویشناک صورت حال میں ایک تازہ واقعہ نے مسلم دشمن قوتوں کو مزید برانگیختہ کر دیا۔ ۲۰ سے ۲۲ فروری تک حیدرآباد دکن میں جماعت اسلامی ہند کا چھٹا کل ہند اجتماع ہوا، تقسیم ہند کے بعد یہ مسلمانوں کا سب سے بڑا اجتماع تھا جس میں چھ لاکھ افراد نے شرکت کی۔ اس اجتماع نے مسلمانوں کے لیے اتحاد و اعتماد کی ایک نئی روح پھونکی اور بالخصوص حیدرآباد دکن کے مسلمانوں کو نیا عزم اور حوصلہ بخشا۔ اس اجتماع کے انتظامات میں حیدرآباد دکن کے مسلمانوں نے جس طرح بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ چنانچہ راشٹریہ سیوک سنگھ اور دوسری انتہا پسند تنظیموں نے اپنے منصوبۂ فساد کے لیے اس بار اس شہر کا انتخاب کیا۔

لیکن ان فسادات کی تمام تر ذمہ داری انتہا پسند ہندو تنظیموں پر عائد کرنا دور ہوگا۔ اس میں حکومت کا خفیہ ہاتھ بھی ہمیشہ کارفرما رہا ہے جو اس نوعیت کے فسادات سے ایک طرف کچھ سیاسی فوائد حاصل کرتی ہے اور دوسری طرف مسلمانوں کی کمر توڑنے پر اطمینان کا سانس لیتی ہے۔ وہ ایک عرصے سے جماعت اسلامی پر پابندی لگانے کی فکر میں ہے۔ وزیر اعظم اندرا گاندھی، مرکزی وزیر داخلہ زیل سنگھ اور دوسرے وزراء و حکام جب بھی فرقہ وارانہ تنظیموں کا ذکر کرتے ہیں اس میں راشٹریہ سیوک سنگھ اور جماعت اسلامی کا نام ضرور شامل ہوتا ہے۔ چنانچہ آندھرا پردیش کے وزیر اعلیٰ مسٹر انجیا نے کہا ہے کہ حکومت آر ایس ایس اور تمام فرقہ وارانہ تنظیموں پر پابندی لگانے پر غور کر رہی ہے۔ انہوں نے دوسری فرقہ وارانہ تنظیموں کی نشاندہی نہیں کی لیکن ان کا واضح اشارہ مجلس اتحاد المسلمین اور جماعت اسلامی کی جانب ہے۔ انہیں حیدرآباد دکن میں ان دونوں جماعتوں کی قوت و مقبولیت کا اندازہ ہے۔ سو جب آر ایس ایس کا نام لینے سے انہوں نے گریز کیا ہے لیکن پابندی عائد کی گئی تو عملاً اس کی زد صرف مسلمانوں کی جماعتوں پر پڑے گی۔ راشٹریہ سیوک سنگھ زیر زمین کام کرنے والی تنظیم ہے۔ پابندی سے اس کا کچھ نہ بگڑے گا بلکہ اسے فائدہ ہوگا جبکہ مجلس اتحاد المسلمین یا جماعت اسلامی جیسی تنظیمیں جو کھلی حکمت عملی اور پرامن کام کرنے پر یقین رکھتی ہیں عملاً معطل ہو کر رہ جائیں گی یہی وہ مقصد ہے جو راشٹریہ سیوک سنگھ [illegible]

حکایات عزیمت

بدر عالم

ابن طاؤس اور ابوجعفر منصور

عباسی خلیفہ ابوجعفر منصور نے اس وقت کے بزرگ حضرت ابن طاؤس کو بلایا۔

منصور نے کہا: کوئی حدیث بیان کریں۔ پیچھے جلاد ننگی تلوار لیے کھڑے تھے۔

ابن طاؤس نے جلادوں کی طرف دیکھا [illegible] کہا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ زمین کے مشرق و مغرب کو تمہارے قدموں میں ڈال دے گا لیکن اس زمانے کے حکام جہنم میں ہوں گے، بجز ان لوگوں کے جو اللہ سے ڈریں گے اور امانت میں کوئی خیانت نہیں کریں گے۔ امیرالمومنین! آپ غور فرمائیے کہ آپ خود کہاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مشرق و مغرب کا آپ کو مالک بنایا ہے۔

یہ سن کر منصور نے سر جھکا لیا [illegible] ہو گئے۔ حاضرین کو تشویش ہوئی کہ اب جلادوں کو حکم ہوگا کہ وہ حق گو ابن طاؤس کا سر قلم کر دیں۔ لیکن منصور نے سر اٹھایا اور کہا: ابن طاؤس مجھے اور نصیحت [illegible]

[illegible]

قیدی اور خلیفہ مہدی

[illegible]

[illegible]

تازہ بہ تازہ ○ نو بہ نو

اکادمی ادبیات کا مناسب اقدام

اکادمی ادبیات پاکستان نے تسلیم شدہ اور نامور ادیبوں کی مالی امداد کا اعلان کیا۔

آگ گلستاں نہ بنی

"قرض دوستاں"

اقبال کی تعارفی تقریب

حقیق احمد کا "استعفا"

انیس ناگی کی "نثری نظمیں"

اردو کے یورپین شعراء

زندہ اردو (حصہ دوم)

پاکستان کا ادبی منظر

امیر خسرو کا بھارتی ایڈیشن

"ادب پر گرفت" بھارتی حکومت کے تعاون سے

پاکستان چیسٹا ریکل سوسائٹی کا نیا منصوبہ

شاعروں میں عالم

عارف بہار کے ساتھ ایک شام

صحت کا راز الخیری کے نام

بھارت کی خبریں

لے سے آرزو کہ ...

ادب و ثقافت

جو شخص ساری عمر دنیا کو ہنساتا رہا، زمانے نے اسکی آغوش آنسوؤں سے بھر دی

تحریر: احمد کمال

ریڈیو پاکستان سے بشیر مرزا کی آواز آئی ساڑھے پانچ بجے تیار رہنا، شفیق الرحمان صاحب کے ہاں جانا ہے۔ اس وقت دوپہر کے ساڑھے بارہ بجے تھے، میں نے پوچھا کس سلسلے میں؟ خیریت تو ہے؟ بولے، ہاں خیریت ہی ہے۔ کیا آپ نے اخبار نہیں دیکھا؟ آج ساڑھے پانچ بجے قل ہیں۔

کس کے قل؟ مجھے کچھ علم نہ تھا۔ مگر دل جیسے ایک انجانے سے صدمے سے اچانک بجھ سا گیا۔ ایک ہی آواز گونج رہی تھی ... کیا شفیق الرحمن ...؟ اسنے میں بشیر مرزا کی آواز آئی ... پرسوں ان کے بیٹے کا انتقال ہو گیا تھا۔

کون سا بیٹا؟ آپ کس شفیق الرحمن کی بات کر رہے ہیں؟ دل جیسے کوئی انہونی بات تسلیم کرنے پر آمادہ نہ ہو رہا تھا۔ جبھی وہ شفیق الرحمن ... ادبیات سے ... مشہور مزاح نگار ... تخلیق ان کا ...

[illegible] ایک سرد آہ ... [illegible] مجھے یا دل مسلسل ... یقین آیا کہ وہ شفیق الرحمن ہی ... کوئی دوسرا نہیں ... ساڑھے پانچ بجے شام ہم شفیق الرحمن کے گھر موجود تھے۔ ان کے گھر کے باہر ... گاڑیوں کی طویل قطاریں تھیں ... [illegible] ہم لوگ بھی جا بیٹھے ... [illegible] شفیق الرحمن کو آخری عمر میں وہ صدمہ دیکھنا ...

[illegible]

آئندہ صدیوں کے شاعر

[illegible]

کشور ناہید



غزل

مری تھی شاخ تو بیٹھا نہ اس پہ پنچھی کیوں
لگے ہے اُجڑے ہوئے خواب سی یہ بستی کیوں

بے خبر ہے، مرے گھر میں سانپ آنکھیں ہیں
وگرنہ تم سے یہ خوشبو چھپا کے رکھتی کیوں

تمھی سے تہمت عالم کی نسبتیں، موسوم
تمہیں کو کہتے ہیں سب لوگ سب سے اچھی کیوں

خزاں کو میرے ہی خوابوں کے نام کیوں رکھتا
زمیں نے اپنی یہ دولت مجھی کو سونپی کیوں

مرا وجود بھی، کیا کچھ خدا سے ملتا ہے
سوال و شک سے ہے بیگانہ میری ہستی کیوں

یہ اشک، سلسلۂ جاں کے بہتے لب ہیں
چھپا کے دولتِ نایاب تم نے رکھی کیوں

وجود اپنا لگے کب سبز تھا نا ہید
ہوئی ہے شام سے پہلے ہی شام گہری کیوں

کیرولائنا میں اسلامی سرگرمیاں

ونسٹن سیلم میں پچھلے چند سالوں کی طرح امسال بھی نماز عید پارک میں ادا کی گئی جب بہت قرب و جوار کے بہت سے مسلمان نماز عید ادا کرنے کے لیے یہاں آئے۔ نماز کے بعد خطبہ ہوا جو عربی میں تھا۔ بعد میں اس کا انگریزی ترجمہ سنایا گیا۔ آخر میں اسلام اور مسلمانوں کی سربلندی کے لیے دعا مانگی گئی۔ اس موقعہ پر بیرون ملک سے آئے ہوئے مسلمانوں اور طلباء نے بھی شرکت کی۔

دوسرے دن ریسرچ ٹرائی اینگل کے مسلمانوں کی جانب سے عید ملن کی تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا جس میں محمد ارشد کھتی صاحب مقرر خصوصی تھے۔ کھانے کے بعد بچوں نے قرآن کی سورتیں اور ان کا ترجمہ سنایا۔ بچوں کو انعامات تقسیم کیے گئے۔

جناب محمد ارشد کھتی کی تقریر مسلمانوں کے اتحاد کے موضوع پر تھی۔ جو کہ وقت کی اہم ضرورت ہے۔ بعد ازاں ایک مختصر سا مشاعرہ بھی منعقد ہوا۔ اس طرح عید کی محفل کامیابی کے ساتھ اختتام کو پہنچی۔

گھڑ دوڑ اگلے ماہ شروع ہو جائے گی

لاہور ——— اسلامی قوانین کے مطابق

[illegible]

دلیپ کمار کو قید، جرمانہ اور کوڑوں کی سزا

کراچی — (خانہ جنگ) سرسری سماعت کی فوجی عدالت نے تین افراد کو حکومت کے خلاف نعرے لگانے، قابل اعتراض پمفلٹ تقسیم کرنے اور کراچی ...

... پولیس کی ... کو قتل کرنے کے الزامات میں ... کے تحت قید، جرمانہ اور کوڑوں کی سزا دی۔ ... دلیپ کمار کو نو ماہ قید، پچیس ہزار روپے جرمانہ اور دس کوڑوں کی سزا دی جب کہ عبدالحکیم کو چھ ماہ قید کی سزا دی۔

مختصر مختصر اشتہارات

ضرورت رشتہ

لاس اینجلس میں مقیم ایک سفید فام امریکی لڑکی، عمر ۲۹ سال کیلئے پاکستانی یا ہندوستانی سنی مسلمان لڑکے کا رشتہ مطلوب ہے۔ لڑکی اچھے خاندان سے تعلق رکھتی ہے۔ اسلام قبول کر چکی ہے۔ اردو زبان اور پاکستانی طرز زندگی سے دلچسپی رکھتی ہے۔ لڑکا اعلیٰ تعلیم یافتہ اور معقول تنخواہ پر ملازم ہو۔ صرف شریف کاروبار کے خواہاں حضرات زحمت فرمائیں۔ مکمل تفصیلات اس پتہ پر بھیجیے:

Z. K.
P.O. Box 77843
LOS ANGLES
CALIF. 90007 USA

•

پاکستان کے مشہور پنجابی گھرانے سے تعلق رکھنے والی ۱۹ سالہ کینیڈین سٹیزن لڑکی کے لیے کسی ایسے نوجوان کا رشتہ درکار ہے جو تعلیم مکمل کر چکا ہو یا عنقریب مکمل کرنے والا ہو۔ پہلے ہی خط میں جملہ تفصیلات سے آگاہ فرمائیے:

M. B.
C/O AL-HILAL

•

۲۷ سالہ تعلیم یافتہ، خوبرو، برسرروزگار پاکستانی نوجوان کے لیے اعلیٰ خاندان کی مسلمان سنی عقیدہ رکھنے والی ایسی لڑکی کا رشتہ فوری درکار ہے جو کینیڈین سٹیزن ہو یا جسے امیگریشن ملے ہوئے دو سال گزر چکے ہوں۔ لڑکے کے والدین کینیڈا میں مستقل طور پر آباد ہیں۔ خواہشمند اپنے مکمل کوائف اور تصویر اس پتہ پر بھیجیں:

655 ASHBURN ST.
WINNIPEG, MAN.
CANADA R3G 3C6

•

تعلیم یافتہ پاکستانی برسرروزگار کے لیے تعلیم یافتہ، خوبصورت، ۲۳ تا ۲۴ سالہ دوشیزہ کا رشتہ مطلوب ہے۔ پہلے ہی خط میں تصویر اور تفصیلات سے مطلع فرمائیے:

K. K.
C/O AL-HILAL

MATRIMONIAL

Matrimonial correspondence is requested for a young Muslimah from Pakistan. 29 years, well educated and mature, attractive, Canadian citizen. Respondants must be urdu speaking muslims, well educated and established professionals. Seekers of marriage of convenience need not reply. Please send pertinent particulars and photograph with first letter.

A. J. C/O AL-HILAL

(مختصر اشتہارات کا معاوضہ ... پیشگی ادا ...)

پی آئی اے طیارے میں تین ہینڈ گرنیڈ اور تین پستول لیڈیز پرس کے ذریعے پہنچائے گئے

ایئرپورٹ سیکورٹی گارڈ نے طیارہ اغوا کرنے والوں کو اسلحہ پہنچایا تھا

اغوا شدہ طیارے کے بارے میں ایف آئی اے کی رپورٹ

پاکستانی سائنسدان نے آبی ری ایکٹر کو حملوں سے محفوظ رکھنے کا نیا انقلابی ڈیزائن تیار کرلیا

امریکی امداد کے بارے میں اسلام آباد میں مذاکرات

تفصیلی صدیقی کی نظر بندی میں توسیع

ایئرپورٹ سیکورٹی فورس کے ۳۸ ملازمین کو برطرف کر دیا گیا

فورس کے متعدد افسروں کے معاملات ایسی کارروائی کیلئے زیر غور ہیں

اخبارات پر سے سنسر شپ ختم کی جائے

مدیران اخبارات کی کونسل کی مجلس قائمہ کا مطالبہ

کراچی — پاکستان کے مدیران اخبارات کی کونسل کی مجلس قائمہ کے ہنگامی اجلاس میں اس بات پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے کہ حکومت اخبارات پر سے سنسر شپ ختم کرنے میں ابھی تک ناکام رہی ہے۔ اجلاس کی صدارت پاکستان ٹائمز کے چیف ایڈیٹر ... نے کی۔ اجلاس میں کہا گیا کہ سنسر شپ کا جاری رہنا ملک میں اداروں کو فروغ دینے میں ... کونسل نے کہا کہ طویل سنسر شپ کی بنا پر اخبارات کی ساکھ اور کارکردگی بری طرح متاثر ہو رہی ہے اور اخبارات عوام کے مفادات کی عکاسی کرنے کے بنیادی فرض سے محروم ہیں۔

شوہر نے بیوی کی ناک کاٹ دی

ڈاکٹر نے دوبارہ جوڑ دی

مظفرآباد —

سائنسدانوں کے باہر جانے کا طریق کار

حل تلاش کرنے کیلئے کمیٹی کا قیام

ہریجنوں کی اکثریت ہندو سماج میں نہیں رہے گی

قصور مسلمانوں کا نہیں سرمایہ دار ہندو سماج کا ہے

(بشکریہ الجمعیۃ دہلی)

آپ بیتی، جگ بیتی — ترتیب: عفت اے ملک



فطرت سے بغاوت کی سزا

اس پچاس سالہ خاتون سے میری ملاقات ایک ہسپتال میں ہوئی تھی جہاں میں ایک عزیزہ کی تیمارداری کے لئے کچھ دن اس کے کمرے میں رہی۔ خاتون کا نام تو کسی کو پتہ نہ تھا سب انہیں بی بی جی کہتے تھے وہ کئی ماہ سے پرائیویٹ کمروں سے متعلقہ وارڈ میں داخل تھیں اور نماز روزہ کی اس طرح پابند کہ سب ان کے پاس دُعا کروانے کے لئے جاتے۔ مجھے بھی کسی خاتون نے کہا کہ اپنی بہن کے لئے بی بی جی سے دُعا ضرور کروائیں میں بھی یونہی کسی لاوارث مریضہ نے کچھ لینے کے لئے یہ کام بھی شروع کر رکھا ہے لیکن جلد ہی پتہ چل گیا کہ وہ کسی سے کچھ نہیں لیتیں بلکہ اُلٹا نادار مریضوں کی مدد کرتی ہیں۔ اور کوئی محبت سے پھل یا مٹھائی وغیرہ دے جائے تو اسی وقت یہ چیزیں دوسروں میں تقسیم کر دیتی ہیں۔ بالآخر ایک دن میں ان کے پاس چلی گئی۔

سچ تو یہ ہے کہ پہلی ہی ملاقات میں ان کا جادو مجھ پر چل گیا۔ وہ اس قدر شفیق اور پیاری سی تھیں کہ ان کے پاس سے اُٹھنے کو جی نہیں چاہتا تھا میں نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے کہا کہ میری بہن کے لئے بھی دُعا کریں تو وہ آنکھوں میں آنسو بھر کر بولیں اگر تم مجھ سے واقف ہوتیں تو ایسا کبھی نہ کہتیں۔ میرے خاموش ہو گئی۔

چند روز میں ہماری کئی ملاقاتیں ہوئیں۔ اب تو وہ بعض اوقات اپنے وارڈ سے اُٹھ کر میرے پاس آجاتیں۔ انہیں کوئی لاعلاج قسم کا مرض تھا۔ تاہم مسلسل علاج سے چل پھر لیتیں۔ ایک روز میں نے ان سے کچھ ذاتی سوال پوچھے پہلے تو وہ خاموش رہیں پھر میرے اصرار پر انہوں نے اپنی کہانی کچھ اس طرح سنائی۔

میں نے جس گھر میں پرورش پائی وہ ایک طوائف کی ملکیت تھا۔ مجھے نہیں معلوم میری ماں کون تھی اور باپ کون تھا۔ البتہ میری منہ بولی ماں نے جو وہاں اور بہت سی لڑکیوں کی ماں بھی تھی میری پرورش نہایت اعلیٰ طریقے سے کی۔ چونکہ میں ان کے بقول باقی لڑکیوں سے مختلف اور ذہین تھی اس لئے مجھے اسکول اور کالج میں تعلیم دلائی اور پھر میری تعلیم مکمل ہوتے ہی میری زندگی کا ایک عجیب دور شروع ہوا۔ اس وقت تک قانونی طور پر بُرائی کا کاروبار بند ہو چکا تھا اور میری منہ بولی ماں کے ساتھ ایک پوش رہائشی آبادی میں منتقل ہو چکی تھی۔

یہ بہت سال پہلے کی بات ہے۔ وہ ہمارے صوبے میں وزیر کے عہدے پر رہا اور کسی طرح میری ماں نے مجھے اس سے متعارف کرا دیا وہ ہمارے ہاں آنے جانے لگا اور جب بات چھپنے کا اندیشہ ہوا تو مجھے اپنے ہاں بلانے لگا۔ وہ بہت مصروف رہتا تھا گھربار اور بیوی بچوں کی کوئی پروا نہ تھی۔ اکثر غیر ملکی دوروں پر مجھے اپنے ساتھ لے جاتا۔

اس نے ہمیں سرکاری خرچ پر سستے داموں ایک پلاٹ لے دیا اور چند درآمدی لائسنس جنہیں ہم آتے ہی بیچ دیتے۔ ہمیں معقول منافع مل جاتا۔ جلد ہی ہم نے ایک نئی کوٹھی بنوائی جو میری ماں کے نام پر تھی۔ میں سمجھتی تھی کہ وہ مجھ سے شادی کرلے گا لیکن رفتہ رفتہ یہ غلط فہمی دور ہو گئی کیونکہ شادی تو کجا وہ مجھے لوگوں کے سامنے پہچانتا بھی نہ تھا۔

وقت گزرتا رہا میں بھی اس زندگی کی عادی ہو گئی۔ اب وہ مجھے مختلف لوگوں سے بھی ملواتا۔ میں نے ایک صنعت کے سلسلے میں وزیر موصوف سے مشورہ کیا اس نے میری ماں کے نام لائسنس دے دیا اور پھر قرض کی سہولتیں بھی مل گئیں۔ دو سال کے اندر ہم ایک فیکٹری کے مالک تھے۔ میں نے اس کے ساتھ دنیا بھر کے ملکوں کی سیر بھی کی۔

ان دنوں میرے پاس سب کچھ تھا۔ کم از کم وہ سب کچھ جو دولت سے خریدا جا سکتا ہے۔ مکان، کاریں، فیکٹریاں، کاروبار، قیمتی سامان، عمدہ لباس، اچھا کھانا، پرتکلف محفلیں۔ اس زمانے میں کئی لوگوں نے میرے ماضی کو دولت کے باعث فراموش کر کے شادی کی پیشکش بھی کی مگر میں سمجھتی تھی اس کی کیا ضرورت ہے۔ میں کسی مرد کی محتاج نہ تھی۔ میرے پاس اپنا سب کچھ موجود تھا۔

آہستہ آہستہ میں اس زندگی سے بھی بیزار ہونے لگی۔ مجھے کسی کام میں دلچسپی نہ رہی۔ میں تنہا ہی دنیا کی سیر کو نکل کھڑی ہوتی۔ کون سا ملک ہے جو میں نے نہیں دیکھا، یوں لگتا تھا ساری دنیا میرے پاؤں میں ہے۔ اسی زمانے میں ایک بار بیرون ملک ایک پاکستانی نے مجھ سے شادی کی خواہش ظاہر کی مگر میں نے ہنس کر ٹال دیا۔

وقت گزرتا چلا گیا حتیٰ کہ وہ عمر گزر گئی۔ میری طبیعت میں چڑچڑاپن پیدا ہونے لگا۔ دولت میرے پاس بہت تھی مگر کوئی دوست تھا نہ غمگسار۔ اور پھر میرے کئی ملازموں نے بددیانتی کی۔ ایک نے تو لاعلمی میں مجھ سے ایک فیکٹری کی ملکیت فروخت کرنے کے کاغذات پر دستخط کروا لئے۔ منہ بولی ماں مر چکی تھی پوری دنیا میں کوئی عزیز تھا نہ رشتہ دار۔ جاننے والے سب مطلب کے تھے۔ جس کے پاس جاتی وہ میری دولت ہتھیانے کی کوشش کرتا۔ تنگ آکر ایک لڑکی کو بیٹی بنا کر پالنا شروع کر دیا اور رہائشی جائیداد بھی اس کے نام لگوا دی۔ چند سال بعد وہ بالغ ہوئی تو اس کے وارث آن پہنچے۔ بیٹی بھی گئی اور جائیداد بھی۔

اس صدمے سے میں بیمار پڑ گئی۔ دل کا دورہ تھا۔ عجب تک ہوش رہا مختلف بہت کاغذات دیکھتی تھی۔ انہی دنوں ایک اکاؤنٹنٹ صاحب نے چیک پر دستخط کروائے اور جب صحت یاب ہو کر گھر پہنچی تو پتہ چلا کہ سارا بینک بیلنس ختم ہے اکاؤنٹنٹ صاحب ملک سے فرار ہو چکے ہیں۔ آج ان واقعات کو ایک مدت گزر چکی ہے۔ میرے بال سفید ہیں اور میری پونجی بھی ختم ہونے کو ہے۔ اب کئی ماہ سے بیمار ہوں کوئی مجھے ملنے نہیں آتا۔ اس بھری دنیا میں ایک فرد بھی ایسا نہیں جسے میری صحت یابی کی خواہش ہو۔ میں دن رات خدا سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتی ہوں اور کوشش کرتی ہوں جہاں تک ہو سکے ہر انسان سے محبت کر سکوں۔ کاش میں نے ماں ہوتا کہ عورت کا اصل مقام کیا ہے گھر اور بچے اس کی زندگی کے لئے کتنے ضروری ہوتے ہیں۔ یہ کہہ کر وہ خاموش ہو گئیں اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

کیا کہیے؟

تحریر: کسنعؤ العباس ہمدانی

اعجاز میرا بچپن کا دوست تھا۔ نیل پال ہائی اسکول سے ہم دونوں نے میٹرک ایک ساتھ امتیازی حیثیت سے پاس کیا۔ میٹرک پاس کرنے کے بعد وہ لاہور چلا گیا اور میں نے گھوٹکی محمد خان کے کالج میں داخلہ لے لیا۔ اب ہم دونوں کی خط و کتابت کے ذریعہ ملاقات ہو جاتی۔ لاہور جانے کے چھ ماہ بعد ایک خط میں اعجاز نے مجھے اپنی آمد کی اطلاع دی۔ اس کی آمد کی اطلاع پا کر میں خوشی سے جھوم اٹھا۔ لیکن ابھی تین دن باقی تھے اور میرے لئے ایک ایک لمحہ صدی کے برابر ہو رہا تھا بالآخر انتظار کی طویل گھڑیاں بیت گئیں اور مقررہ دن آ پہنچا۔ میں صبح ہی سے تیار ہو کر اسٹیشن جا پہنچا وہاں سے معلوم ہوا کہ عوامی ایکسپریس بارہ بجے آئے گی اس وقت دس بج رہے تھے۔ میں نے وقت گزارنے کے لئے ایک رسالہ خریدا اور وہیں رسالے کے لئے پیسے دیتے وقت از راہ تسلی جیب سے پیسے نکال کر گننے لگا۔ میرے پاس چار دس دس کے نوٹوں اور دو پانچ پانچ کے نوٹوں پر مشتمل پچاس روپے تھے۔ اس کے علاوہ تھوڑی سی ریزگاری بھی تھی۔ روپے گن کر میں نے جیب میں رکھے ہی تھے کہ ایک آدمی جس نے آنکھوں پر سیاہ چشمہ لگا رکھا تھا اور شلوار قمیض میں ملبوس درمیانے درجے کی شکل کا مالک تھا میرے پاس آیا اور دس روپے کا نوٹ نکال کر کہنے لگا۔

"بابو صاحب دس روپے کھلے دے دیں۔"

میں نے پانچ پانچ روپے کے دونوں نوٹ اس کے حوالے کئے اور دس روپے رکھ لئے اور وہ شکریہ ادا کرتا ہوا چلا گیا۔ گاڑی آنے میں ابھی ڈیڑھ گھنٹہ باقی تھا۔ میں ایک بنچ پر بیٹھ کر رسالے کی ورق گردانی کرنے لگا۔ کچھ دیر بعد مجھے پیاس محسوس ہوئی تو میں اٹھ کر اسٹال کی طرف بڑھا۔ پانی پی کر ابھی واپس مڑا ہی تھا کہ وہی آدمی دو سپاہیوں کے ہمراہ تقریباً بھاگتا ہوا میرے پاس آیا اور چیخ چیخ کر کہنے لگا۔

"پکڑو پکڑو۔ یہی ہے وہ جس نے میری پچاس روپے کی رقم پر ہاتھ صاف کیا ہے۔"

اس سے قبل کہ میں معاملے کی نزاکت کو سمجھتا کانسٹیبل کی گرجدار آواز میرے کانوں سے ٹکرائی۔

"کیوں بے شکل و صورت سے تو اچھا بھلا نظر آتا ہے۔ نکال اس کے پچاس روپے ورنہ قانونی کارروائی کروں گا۔"

میں اپنی صفائی کے لئے کچھ کہنے ہی والا تھا کہ وہی آدمی تقریباً چیختے ہوئے کہنے لگا کہ اس کی تلاشی لی جائے اور میرے پچاس روپے جو والد نے راولپنڈی جانے کے لئے دیئے میرے پاس کرایہ تک نہیں۔

اس دوران ہمارے اردگرد بہت سے لوگ جمع ہو چکے تھے۔ میں اپنی صفائی میں صرف یہ کہا کہ اس آدمی نے مجھ سے دس روپے کھلے کروائے تھے۔ ابھی میں نے اتنا ہی کہا تھا کہ ایک ٹھیلے والا فرشتہ رحمت بن کر بھیڑ کو چیرتا ہوا آیا اور میرے بیان کی تصدیق کرتے ہوئے کہنے لگا کہ میں نے خود دیکھا تھا کہ اس دھوکے باز آدمی نے دس کا نوٹ دے کر ان صاحب سے پانچ پانچ روپے کے دو نوٹ لئے تھے یہ سنتے ہی وہ آدمی ایک طرف کو بھاگنے لگا لیکن اس سے قبل کہ وہ نظروں سے اوجھل ہوتا میں نے اسے پکڑ لیا لوگوں نے بھی لعن طعن کی۔ کانسٹیبل نے بھی اپنے رویہ کی مجھ سے معافی مانگی اور اسے اپنے ساتھ لے گیا۔ بعد میں میں نے اس ٹھیلے والے کو جو فرشتہ رحمت بن کر آیا تھا اور جس کے ذریعہ خدا نے میری عزت خاک میں ملنے سے بچا لی تھی، اپنی طرف سے دس روپے دینے چاہے اس نے بڑی مشکل سے قبول کئے۔

وہ دن ہے اور آج کا دن۔ میں نے کسی کے ساتھ ہمدردی نہیں جتائی۔ اور سچ پوچھئے تو زمانے کے چلن کو دیکھتے ہوئے ہمت ہی نہیں پڑتی۔

بدشگونی

تحریر: شوکت علی

شام تقریباً ساڑھے سات بجے کا وقت تھا۔ موسلا دھار بارش ہو رہی تھی جس میں دہلے مجھے اپنی موجودگی کا احساس ہوا رہے تھے مجھے کسی ضروری کام کے لئے دائل پور جانا تھا جب میں تیار ہو کر گھر سے نکلنے لگا تو نانی اماں نے مجھے روک لیا اور کہا کہ نہ جاؤ کل صبح چلے جانا میرے دل میں عجیب عجیب سے خیالات آرہے ہیں ایک تو بارش ہے اور دوسرے اندھیری رات۔

میں ہنس پڑا اور کہا کہ مائیں اپنی اولاد کے بارے میں یونہی وہم کیا کرتی ہیں میں نے انہیں تسلی دی اور ان سے دعاؤں، خداحافظ اور نیک خواہشات کے ہمراہ بس سٹاپ پر پہنچا بارش مسلسل ہو رہی تھی ہم بس سٹاپ پر ایک برآمدے میں انتظار کرتے رہے۔ اتنے میں ایک فقیر ٹائپ کا آدمی مسافروں کو چھوڑ کر جو وہیں برآمدے میں بیٹھے تھے سیدھا میرے پاس آکر کہنے لگا:

"تمہارے سر پر کوئی خطرہ منڈلا رہا ہے مجھے ایک روپیہ دے دو تمہارا خطرہ ٹل جائے گا۔"

مجھے بھیک مانگنے کے اس انوکھے طریقے پر افسوس تو ہوا لیکن میں نے اسے ایک روپیہ دے دیا میرے برابر کھڑے خانزادہ یونس کہنے لگے کہ یہ حضرات تو ایسے ہی مستقبل کا حال بتاتے ہیں اور ہیں خود کنگلے کے کنگلے۔ میں نے انہیں کوئی جواب دیا تو انہوں نے کہا کہ کسی کا اپنا نام اور پتہ لکھ کر میرے دماغ میں ناقابل فہم انداز میں جالنادر کے الفاظ بار بار گردش کرنے لگے لیکن پھر پھنسے نہ پکڑا گیا۔ مگر دھیان بٹانے کے لئے دیگر موضوعات پر بات شروع کر دی بارش تھی کہ تھمنے کا نام تک نہ لیتی تھی۔ اتنے میں ایک بس آئی جو تقریباً پہلے سے فل تھی۔ میرے دل میں نہ جانے کون سے خدشات ابھرے کہ میں اس بس میں نہ بیٹھا بلکہ دوسری بس کا انتظار کرنے لگا کچھ دیر بعد دوسری بس بھی آگئی جس میں پہلی سے بھی زیادہ مسافر کھڑے ہونے کو لٹکے تھے بالآخر میں جانے کا ارادہ ترک کر لیں۔

چار سوار ہو گئے میں تقریباً درمیان میں جا کر کھڑا ہو گیا گنڈا سنگھ کے احتجاج پر ٹکٹ خریدا۔ دو میل کے قریب سفر کر چکے تو وہاں ایک برساتی نالہ پڑتا تھا بارش کی وجہ سے نالے میں پانی اتنے زور سے چل رہا تھا کہ کنارے پر کھڑے ہو کر بھی یہ احساس ہوتا تھا کہ پانی ہمیں بہا لے جائے گا۔ پانی کا بہاؤ دیکھ کر ڈرائیور نے کہا کہ ہمیں ڈیڑھ دو گھنٹہ یہاں رکنا ہو گا۔ جب پانی کم ہو گا تو پھر نالہ عبور کریں گے۔ یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ اس نالے پر پل نہیں ہے۔ گاڑی تقریباً ساڑھے نو بجے رات تک وہاں کھڑی رہی سواریاں تنگ آچکی تھیں کیونکہ باہر تو بارش ہو رہی تھی بس کے اندر کھڑا ہونا بھی آسان بات نہ تھی ڈرائیور کو مجبور کیا گیا کہ بس کو پانی میں ڈالو آخر بس میں خدا کے نیک آدمی بھی ہیں۔ ڈرائیور نے جواب دیا کہ میں ڈرائیور ہوں مجھے اندازہ ہے کہ بس کبھی پانی سے باہر نہیں جا سکے گی کچھ دیر سواریاں چپ رہیں لیکن پھر اصرار کرنے لگیں آخر کار ڈرائیور نے سواریوں کے کہنے پر بس کو پانی میں ڈالا سب سواریوں نے باآواز بلند کلمہ طیبہ پڑھا۔ ابھی دو تہائی پانی کی منزل رہ گئی تو بس ایک زوردار دھماکے کے ساتھ تقریباً دس فٹ گہرے گڑھے میں جا گری جس میں پانی انتہائی تیزی سے گر رہا تھا اندھیری رات تھی بس تقریباً ڈوب گئی اور پانی بھر گیا ہر طرف چیخ و پکار مچ گئی۔ خوش قسمتی سے اس بس میں دو فوجی بھی تھے ایک فوجی کسی نہ کسی طرح بس سے باہر آکر ایک ٹیلی فون کے کھمبے پر جو قریب تھا، چڑھ گیا اور مدد کے لئے چلانے لگا۔ دوسری بس جو کنارے پر کھڑی تھی اس کی سواریوں نے آوازیں دیں مگر وہ لوگ ٹس سے مس نہ ہوئے ہم تھے کہ ابھی تک بس کے اندر پھنسے غوطے کھا رہے تھے چند منٹ بعد کوئی راستہ طالبس کی الٹی طرف سے اوپر چڑھ کر بیٹھ گئے مگر پانی وہاں بھی ہمارا تعاقب کر رہا تھا عورتیں، بچے، بوڑھے، بیمار سب شور مچا رہے تھے مگر ہر کسی کو اپنی جان کی پڑی تھی۔ فوجی نے جب یہ حالت دیکھی تو جان کی پرواہ کئے بغیر بس میں کود گیا اور کئی بچوں، عورتوں اور بوڑھوں کو اوپر لانے میں کامیاب ہو گیا۔ سواریوں کو باہر نکالتے ہی جوان فوجی نے کام سرانجام دیا۔ اگر کوئی دوسرا ہوتا تو ڈر کے مارے وہیں مر جاتا۔ پھر دوسری گاڑی والوں سے رسہ طلب کیا اور ٹیلی فون کے کھمبے سے باندھ کر دوسری طرف درخت سے باندھ کر کئی فوجی جوان لوگوں کو کاندھے پر اٹھا اٹھا کر باہر کنارے پر لے جاتا رہا۔ تقریباً پون گھنٹہ بعد تمام لوگ باہر آگئے بعد میں معلوم ہوا کہ ایک نوجوان غائب ہے وہ ایک دوسرا نوجوان تھا جس کی ماں اس کی راہ نہیں تک رہی ہو گی کیا پیری بچے اس کا شدت سے انتظار نہیں کر رہے ہوں گے۔ اس کی بہنوں کے ارمانوں کا خون نہیں ہوا ہو گا۔ جانی نقصان کے علاوہ لوگوں کے مالی نقصان بھی بہت زیادہ ہوا جس میں زیورات، نقدی، کپڑے اور بعض دوسری اشیاء شامل ہیں۔

اب جب بھی یہ واقعہ یاد آتا ہے تو میرے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور سوچتا ہوں کہ مسافر اگر تھوڑی دیر انتظار کر لیتے اور ڈرائیور کو مجبور نہ کرتے تو شاید یہ حادثہ پیش نہ آتا۔

آخر میں اس فوجی جوان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور پاکستانی قوم کو مبارک باد دیتا ہوں جس میں ایسے بہادر اور بے غرض لوگ بھی موجود ہیں۔

منتخب افسانہ

دُرِّ شہوار مبین راجپوت

جوار بھاٹا

گرما کی دو ماہ کی تعطیلات کے بعد موسم جب میں اسکول گئی تو سب سے پہلا اور دھماکہ خیز خبر سننے کے لیے مجھے ملی وہ یہ تھی کہ مس نایاب احمد نے اپنے اسکول کے کلرک حبیب الرحمٰن سے شادی کر لی ہے۔

اسٹاف روم میں موجود تمام ٹیچرز سرگوشیوں میں اس شادی پر تبادلہ خیال کر رہی تھیں میں نے خاموشی اور سکون سے یہ خبر سنا اور اپنا ... مگر کھول کر چیزوں کا جائزہ لینے لگی تبھی مسز قریشی کی آواز آئی۔

"مس جویریہ! آپ نے تو نایاب احمد کی شادی میں ضرور شرکت کی ہوگی۔ امید ہے کہ تمام اسٹاف ممبرز میں وہ آپ ہی کے زیادہ قریب تھیں اور کسی سے کورس کے علاوہ وہ بات بھی کب کرتی تھیں؟" میں نے تیکھی نگاہوں سے پلٹ کر ان کی جانب دیکھا تو ان کے ساتھ ہی تمام ٹیچرز کے چہروں پر ایک طنزیہ مسکراہٹ تھی۔

"یقیناً۔ ضرور شرکت کرتی اگر میں کراچی میں ہوتی اور پھر وہ بھی آدمی ہر ایک سے تو قریب نہیں ہو سکتا ہے اور نہ ہر ایک کے قریب ہو سکتا ہے۔" میرے لہجے میں تلخی در آئی تھی۔ دوسرے پیریڈ کی بیل ہوتے ہی میں کلاس لینے کے لیے کمرے سے باہر آ گئی۔

"نایاب احمد کی ذہانت کے تو ہم قائل ہو ہی گئے۔ ساتھی بھی خوب تلاش کیا نوجوان اور خوبرو۔" مسز قریشی مزے لیتے ہوئے بولی تھیں ان کا یہ جملہ اسٹاف روم سے باہر نکلتے ہوئے سنا اور خاموشی سے قدم آگے بڑھا دیئے۔ میں جس کلاس میں بھی پیریڈ لینے گئی سب کو اسی موضوع پہ باتیں کرتے پایا۔ میرے ضبط کا پیمانہ لبریز ہو گیا تو میں نے ان سب کو اچھی طرح ڈانٹ دیا اس لیے کہ میں فیصلہ نہیں کر پا رہی تھی کہ مس نایاب احمد کا یہ اقدام صحت مندانہ تھا یا کمزور بہر حال میں فی الحال کوئی تبصرہ نہ کر سکتی تھی تاوقتیکہ نایاب سے ملاقات نہ کر لیتی۔ اس رات اپنے بیڈروم کے جو اسکول پیرو سے برابر کرتے ہوئے تصور میں نایاب احمد پھر آن کھڑی ہوئی جیسے کہہ رہی ہو۔

"تمہیں تو احساس ہوگا جویریہ کہ میرا یہ اقدام کس قدر صحیح اور مثبت ہے" میں نے تکیے کو دونوں ہاتھوں سے تھام کر گود میں رکھ لیا دھیرے دھیرے یادوں کا ... سوچتی رہی ... شروع سے لے کر آج کی تاریخ تک کے تمام واقعات تمام باتیں ... ساری کی ساری سوچیں ... بی اے کے بعد جب میں نے آزادی سے چاروں طرف دیکھا تو کوئی منظر ایسا نہ تھا جو میرا ہوتا کوئی کمی کوئی خواہش تشنہ نظر نہ آئی ... پاپا ریٹائرڈ کرنل تھے۔ اب ایکسپورٹ امپورٹ کا بزنس تھا بڑے بھائی اعلیٰ عہدے پر فائز، کامران بھائی شملہ کے سنگ زندگی کے حسین سفر پر گامزن تھے۔ چھوٹے بھیا چار سال کی ٹریننگ کے سلسلے میں جنید کے ہمراہ جرمنی گئے ہوئے تھے ... طویل و عریض کوٹھی ... خوبصورت لان ... قسم قسم کے پھول ... خوشبو، شبنم، موسیقی، پیار، اعتماد، میری جھولی میں تمام خزانے تھے والدین کا سایہ، بھائیوں کی محبت، جنید کی محبت، کیا کمی تھی میرے پاس؟ لیکن جب انسان کے پاس سب کچھ ہوتا ہے تب بھی وہ مطمئن نہیں ہوتا کچھ کرنا چاہتا ہے۔ جب میں نے اپنی زندگی میں مکمل آسودگی پائی تو اندر کے ہنگاموں نے جنم لیا اور تب ایک نرالی سوچ کے ساتھ میں نے بی۔ ایڈ کرکے اسکول میں بچوں کو پڑھانے کا فیصلہ کر لیا۔ پاپا نے سمجھایا ممی نے پیار سے ڈانٹا، بھیا، بھابی ہنس دیئے۔ جنید کی ... کی اکلوتی بیٹی جس کو تمام آسائشیں میسر ہوں اسے ٹیچری کی کیا ضرورت؟ ... تمام خواہشات کی طرح میری اس بات کی بھی تکمیل ہو گئی۔ ٹریننگ مکمل کرنے کے بعد مجھے فوراً اسکول میں جگہ مل گئی اور جب میں پہلے دن اپنی چھوٹی گاڑی سے اسکول کے گیٹ میں داخل ہوئی تو میری آنکھیں سب سے پہلے نایاب احمد کے سراپے سے الجھیں پھر کو سادگی رنگت، لمبے بال اور ...

حالانکہ نایاب احمد جس کی مسکراہٹ دل آویز تھی، آفس سے نکل رہی تھی اور میں اندر داخل ہو رہی تھی۔ اس دن ہمارے درمیان صرف دھیمی سی مسکراہٹ کا تبادلہ ہوا۔ میڈم نے سب کا مجھ سے تعارف کرایا۔ نفسیات میرا شروع ہی سے مضمون رہا ہے میں نے اسی دن اندازہ لگا لیا تھا کہ تمام ٹیچرز میں نایاب احمد سب سے الگ ہے اور اسکول کی سب سے مختلف ٹیچر ہے مجھے کچھ دن بعد اندازہ ہوا لیکن ایک بات جو مجھے سب سے زیادہ کھلی وہ یہ تھی کہ وہ کم گو تھی یہی وجہ تھی کہ سب کے درمیان ہوتے ہوئے بھی تنہا محسوس ہوتی تھی ضرور اس کی کوئی نہ کوئی وجہ ہوگی بار بار میرے ذہن پر سوالیہ نشان ابھرتا۔

اس روز صبح ہی سے بادل چھائے ہوئے تھے پہلے پیریڈ کے بعد ہی بارش شروع ہو گئی تو بچوں کی چھٹی کر دی گئی۔ اسٹاف روم میں تمام ٹیچرز جمع ہو گئیں۔ موسم کے حسن نے سب کو ہی مسرور کر رکھا تھا مسز قریشی نے چوہدری صاحب سے ... اور ان کے کہنے پر ماسی نے گرم گرم چائے کے ساتھ پکوڑے سموسے تل دیئے تب پہلی بار مس نایاب چائے کی پیالی لئے میرے قریب آ گئی۔

"کیسی ہو جویریہ؟" اس کے سخت چہرے پہ تبسم ابھرا۔

"ٹھیک ہوں گاڑی کا انتظار کر رہی ہوں"

"جویریہ ناراض نہ ہونا میں تم سے ذاتی سا سوال ضرور کروں گی۔"

مجھے خوشی
اور
امید کا اطمینان
انسان کو
کبھی بوڑھا
نہیں ہونے دیتا

"بالکل بالکل" میں نے سوچا تھا یا اتنی ریزرو اور خشک مزاج لڑکی آج موڈ میں معلوم ہو رہی تھی

"تم ایک صاحب حیثیت گھرانے سے تعلق رکھتی ہو میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تم جیسی ایک لڑکی کو کیا پرابلم ہے جو اسکول سروس میں آ گئیں" اس کی خوبصورت آنکھیں میرے چہرے پر مرکوز تھیں۔

"آپ کا خیال بالکل درست ہے لیکن مجھے انسانی نفسیات سے بہت دلچسپی ہے ابتدا میں بچوں کے قریب رہ کر ان کا مشاہدہ کرنا چاہتی ہوں۔ ان کی سوچ، ان کی خواہشات، ان کی عادات و اطوار، مجھے اسکول اس تجربے کے لئے مناسب جگہ معلوم ہوئی، یہاں ہر ماحول کے بچے آتے ہیں جن کے مشاہدے سے میرے مطالعہ میں گہرائی پیدا ہو گی"

وہ نہایت سنجیدگی سے چائے کی چھوٹی چھوٹی چسکیاں لیتے ہوئے میری باتیں سن رہی تھی جبکہ اور ٹیچرز کچھ حیرانی اور تجسس کی نگاہوں سے ہم دونوں کا جائزہ لے رہی تھیں۔

"اچھا تو انسانی فطرت اور عمل کے بارے میں تمہارے کیا خیالات ہیں؟"

وہ نہایت ستائش بھری نظروں سے مجھے دیکھ کر بھولے پن سے پوچھ رہی تھی۔

"میرے خیال میں انسانی طبیعت ایک سی ہی ہوتی ہے بس ماحول، تربیت اور سوچ کا فرق نمایاں ہو کر شخصیت پر اثر انداز ہوتا ہے۔ انسانی سوچ اس کی محبت اس کے ماحول اور تربیت سے ملتی ہے۔ فطرت کے لحاظ سے سب یکساں ہیں۔ ہر انسان میں حسد، رشک، نفرت، محبت، غصہ، بکری اور برتری کا جذبہ ہوتا ہے کوئی ان سے مبرا نہیں۔"

"گویا تمہارا خیال ہے کہ ایک انسان جو کوئی بھی عمل کرتا ہے اس کے پس پردہ ماحول یا کسی چیز کی کمی یا زیادتی ضرور ہوتی ہے" اس نے خالی پیالہ میز پر رکھتے ہوئے پوچھا۔

"بالکل"

اور پھر اس دن مجھے اس کے بارے میں بہت کچھ معلوم ہوا وہ اپنے بہن بھائیوں میں سب سے بڑی تھی۔ اس کے والد ریٹائرڈ ملازم تھے اس سے چھوٹے دو بھائی اور دو بہنیں اور تھیں غربت کی گزر اوقات ہی ہو رہی تھی کہ اس نے بی۔ ایڈ کرنے کے بعد نوکری کر لی۔ دونوں بھائیوں نے تعلیم مکمل کی تو وہ عمر کے اس دور میں داخل ہو چکی تھی جہاں لوگ احترام سا کرنے لگتے ہیں۔ شکل معمولی تھی گھرانہ غریب تھا رشتے بھی کیسے آتے؟ دونوں بہنیں بھی فارغ ہو گئیں۔ شکل و صورت میں وہ نایاب سے اچھی تھیں۔ مناسب رشتے آتے ہی اس نے



انہیں اپنے ہاتھوں سے دلہن بنا کر رخصت کیا بھائیوں کو غیر ممالک میں نوکریاں مل گئیں۔ قسمت کا دھارا پھر اس ہوتا چلا گیا۔ اچانک اس کے ابا میاں کو دو دن بعد اپنا کلیم مل گیا تو گھر کی حالت ہی بدل گئی۔ آسائش کی ہر چیز تھی۔ ذاتی گھر اور دیگر لوازمات پھر آئے تو والدین کی چاندی ... زندگی بہاریں دیکھ چکی تھیں وہ تنہا گھر میں بوڑھی ملازمہ کے ساتھ رہ رہی تھی۔ دونوں چھوٹی بہنیں اپنے اپنے گھروں میں خوش تھیں۔ جب بھی ملنے آتیں تو یہی اصرار کرتیں

"آپا جانی گھر بسا لیں نا"

اور وہ مجھ سے سوچا کرتی ... تم بالکل ٹھیک کہتی ہو اب وقت آیا کہ میں دنیا کی رنگینیوں سے اپنا حق چھین سکوں۔ اس لئے کہ میرے پاس وہ سب کچھ ہے جو کسی بھی شخص کے لئے بہترین مستقبل کی ضمانت بن سکتا ہے۔ ڈیفنس کا یہ خوبصورت بنگلہ، بینک بیلنس، بھائیوں کے اعلیٰ عہدے ... ان سب روشن دلیلوں کے سامنے میری عمر اور شکل بڑی آسانی سے نظرانداز ہو سکتی ہے"

اور پھر میں نے اسی سے ... سوال دہرایا۔

"آپ کیوں ... کرتی ہیں جبکہ ..."

ایک دم اس نے میری بات کاٹ دی ...

"میں بچوں کی نفسیات سمجھنے نہیں آئی تھی جویریہ میں تو اپنے اندر کے چھپے سناٹوں کو ہنگاموں سے روشناس کرنے آئی تھی میں گھبرا جاتی اپنے ارد گرد پھیلی تنہائیوں سے ... وحشتوں سے"

وہ میرے سامنے کس قدر تیزی سے آہستہ آہستہ کھل رہی تھی۔ تبھی بادل ایک دم چھٹ گئے بارش تھم گئی تو ہم سب جانے کے لئے اٹھ گئے۔ اس کے بعد اکثر میری اس سے فری پیریڈ میں باتیں ہوتی رہیں لیکن ذاتی باتیں اور ذاتی حالات کبھی موضوع گفتگو نہ بنے اور نہ ہی میری ہمت ہوئی کہ اس کے چہرے کی سنجیدگی اور رکھ رکھاؤ کو توڑ سکوں۔ میرے ساتھ اس کا رویہ ہمیشہ مشفقانہ رہا۔ کوئی بھی اسکول کا مسئلہ ہوتا وہ میری معاون ہوتی۔ اسی طرح کلاس کے بچے جب ہم نے "LUCY GRAY" پڑھی ... کے بعد نظم پڑھا میٹرک کلاس کی ... لڑکیوں نے ٹیچر کو نام دے دیئے تب اس کے نام کے ساتھ لوسی گرے مشہور ہو گیا۔

کہا جاتا ہے عورت جیسے سمندر کا گوشت جتنا حاصل ظرف ہے اتنا ہی وہ خاموش ہے یہ جو ہی کہ اس کے لبوں پر ایک مسکراہٹ شرمیلی پائی جیسے مشرقی عورت ... سمندر کی سطح پہ بہت کس قدر پرسکون نظر آتی ہے مگر اس کی تہہ میں اٹھنے والے جوار بھاٹے کو دیکھنے کے لئے ہر آنکھ میں قیمت نہیں ہوتی۔"

میں اس کی اس منطق پر بشاشت سے ہنس دی تو وہ بھی مسکرانے لگی۔

بچوں کے امتحانات ختم ہونے کے بعد رزلٹ نکلا اور پھر دو ماہ کی چھٹیوں کا پروانہ آ گیا۔ اس دن چھٹی کی دو تاریخ تھی اور اسکول بند ہونے کا آخری دن۔ ساری ٹیچرز باری باری اپنی تنخواہ لے کر آ رہی تھیں کہ مس نایاب احمد نے اسکول کے کلرک حبیب الرحمٰن اور ... کرتے ہوئے مجھ سے سرگوشی کی۔

"یہ لڑکا تمہیں کیسا لگتا ہے؟ میرا مطلب ہے قابلیت اور تجربہ کیا ہے اس کے بارے میں؟"

میں نے حیرانی سے اس کی طرف دیکھا تو مجھے اس کی آنکھوں میں قوس قزح کے رنگ نظر آئے حبیب الرحمٰن کے بارے میں مجھے صرف اتنا معلوم تھا کہ کچھ عرصہ ہوا وہ بنگلہ دیش سے آیا ہے چھوٹے چھوٹے بہت سارے بہن بھائی ہیں۔ باپ کا انتقال ہو چکا ہے غربت اتنی ہے کہ چاولوں کے ساتھ نمک کا سالن نصیب نہ ہوتا تھا یہ ساری باتیں اس ... نوجوان نے بڑی سادگی سے میڈم کو بتائی تھیں اور پھر اس گریجویٹ، لانبے قد، مضبوط جسم والے سانولے نوجوان کو میڈم کی سفارش پر اسکول میں کلرکی مل گئی۔

"کیا سوچ رہی ہو؟"

"بیچارہ وہ معصوم سا نوجوان تھا جس کو شاید تفکرات زمانہ کی بدولت اردگرد کی رنگینیاں دیکھنے کی خواہش بھی نہیں" میں نے اپنی بات مکمل کی۔

"اچھا آؤ چلتے ہیں" میرا ہاتھ تھام کر کمرے سے باہر آ گئی۔

میری گاڑی آگئی اور میں سب کو دو ماہ کے لیے خدا حافظ کہہ کر آ گئی۔ چھٹیوں کو نایاب احمد نے پہلی بار مجھے اپنے گھر آنے کی دعوت دے ڈالی اور میں اس سے وعدہ کرکے چلی آئی۔ میں یقیناً چھٹیوں میں اس سے ضرور ملتی کہ بھیا جنید کے سنگ واپس آ گئے تھے پھر زندگی کے شب و روز میں کچھ ... کے لئے مس نایاب احمد ذہن سے محو ہو گئی۔

اور آج دو ماہ بعد جب میں اسکول گئی تو سب سے پہلی خبر مس نایاب اور حبیب الرحمٰن کی شادی کی تھی انہوں نے سروس چھوڑ دی تھی اور یہاں اب حبیب کی جگہ فاروقی صاحب نے لے لی تھی میرا دل شوق پورا ہو چکا تھا جنید واپس آ گئے تھے ابتدا میں رخصتی قریب تھی مگر کسی طرح مجھے نایاب احمد شدت سے یاد آئی کیونکہ بہت سے سوالات کرنا چاہتی تھی۔

اس دن بھابی کے ساتھ بوتیک سے اپنا جوڑا لینے گئی تو دروازے میں داخل ہوتے ہی میری نظر حبیب الرحمٰن پر پڑی تھری پیس سوٹ میں ملبوس اس کے ہاتھ میں بڑے بیگ تھے شوکیس پر جھکی ہوئی نایاب احمد تھی جسے میں نے اسے لمبے بالوں سے فوراً پہچان لیا۔ بھابی کو میں نے کاؤنٹر کی طرف بھیجا اور خود ان کی طرف بڑھ گئی۔

"ارے مس جویریہ کیسی ہیں آپ؟" حبیب الرحمٰن نے بھرپور مسکراہٹ سے کہا اس کے ساتھ ہی شوکیس پر جھکی ہوئی نایاب احمد سیدھی ہو کر میری طرف دیکھ رہی تھی۔

"ارے میرے خدا" میں چکرا سی گئی سانولے چہرے، موٹے نقوش والی نایاب اس نایاب سے قطعی مختلف تھی۔ چہرے پر کرختگی سنجیدگی اور بے جان آنکھوں والی نایاب سے، ہلکے میک اپ چہرے پر تبسم اور آنکھوں میں مسرت کی چمک لئے وہ مجھے بازو سے تھامے کھڑی تھی۔

"آپ نے شادی میں مجھے دعوت کیوں نہیں دی؟" صرف یہی شکوہ میری زبان سے نکلا۔

"یہ شادی بڑی نرالی تھی جویریہ" اس نے شہادت کی انگلی سے میرا رخسار چھو کر کہا "تم کل شام گھر آؤ، یہ جگہ بات کرنے کے لئے مناسب نہیں" اس نے وزیٹنگ کارڈ میرے ہاتھ میں تھماتے ہوئے کہا اور حبیب الرحمٰن کے ساتھ باہر نکل گئی۔

"مجھے افسوس ہے کہ میں تمہیں بلا نہ سکی" وہ ... میں دھیمی لے سے وضاحت کر رہی تھی۔

"جویریہ میں تم سے بہت سی باتیں کرنا چاہ رہی تھی۔ اس لئے کہ میں نے صرف تمہیں اپنا ہمدرد اور غمگسار پایا۔ مجھے علم ہے کہ میرے اس اقدام پہ کتنی باتیں چلی ہوں گی۔ جویریہ! میں ستائیس سال کی تنہا جب بہاروں کی طرف میں نے ہاتھ بڑھایا تو احساس ہوا ... میرا ہاتھ خشک دیکھ کر میں عام شکل و صورت اور غریب گھر کی بیٹی تھی اور کس قدر ستم ہے کہ نہ میں چیخ سکتی اور نہ میرے والدین بھیک مانگ سکتے تھے۔ شرافت کی چادر اوڑھے میں عمر کی خوبصورت دہلیز پار کر گئی تو بیاہ کر دی بہنیں اور موجود تھیں جھکی گردن والے والدین اور بے بس بھائی کس سے کہتے کہ ہماری بہن کا ہاتھ تھام لو ... اور پھر جب وقت نے کروٹ لی تو خدا نے مجھے سب کچھ دے کر مجھ سے میری رنگین تمنائیں اور چمکتا روپ لے کر تنہائی کا عذاب دے رکھا تھا اور حبیب الرحمٰن سے سب کچھ لے کر اسے امنگوں، آرزوؤں کے ہنگامے دے رکھے تھے۔ ہم دونوں نے ایک دوسرے کی ضرورت کو سمجھا اور پھر ہمارے درمیان ایک خاموش معاہدہ ہو گیا کہ مجھے ہنگاموں کی ضرورت تھی اور حبیب کو مستقبل کے ساتھ چھوٹے بہن بھائیوں کی سرپرستی کی۔ گھاٹے کا سودا ہم میں سے کسی نے نہیں کیا دونوں نے اپنی ضرورتوں کو درمیان میں رکھا اور یوں ہم ایک ہو گئے۔ مجھے پتہ ہے کہ میری اور حبیب کی عمر میں بہت فرق ہے مگر یہ فرق وہاں پہ ختم ہو جاتا ہے جہاں دونوں خود غرض اور بے ایمان ہوں۔ میں نے حبیب کو سب کچھ دے دیا اور اس سے صرف اسی کو مانگ لیا ہے ورنہ وہ ساری عمر کلرکی گھسیٹتا رہتا اور بہت جلد بوڑھا ہو جاتا۔ اگر ہم دونوں نے اپنی خوشی سے یہ بندھن باندھ لیا ہے تو کسی کو کیا حق ہے اعتراض کرنے کا؟ اور پھر یہی خوشی اور امید کا اطمینان انسان کو کبھی بوڑھا نہیں ہونے دیتا جویریہ! سب کہتے ہیں میں پھر رنگ چڑھ رہی ہوں، یہ سب کیا ہے؟"

اس نے چائے میری طرف بڑھاتے ہوئے مجھے دیکھا۔ میں بے ساختہ مسکرا دی کیونکہ جو کچھ وہ کہہ رہی تھی وہ سچ تھا اور سچ کا کھل کر ساتھ دینا چاہیے یہی ڈیڈی نے مجھے تعلیم دی تھی۔

fortnightly
al-Hilal
VOL.10, NO. 12 50¢
SEPTEMBER 5, 1981
Phone: 424-1989, 493-4374
338 Hollyberry Trail
Willowdale, Ont.
Canada M2H 2P6

مختلف مقامات پر فولاد سازی کے چھوٹے کارخانوں کے قیام کا منصوبہ

غربت و جہالت کے خاتمہ کے لئے پاکستان کو جدید ٹکنالوجی میں مہارت حاصل کرنا ہوگی: ضیاء

[illegible]

روس کے ساتھ پاکستان کے تعلقات کو فروغ دیا جا رہا ہے

فولاد سازی کے کارخانے کی پہلی بھٹی کے افتتاح پر صدر کی تقریر

[illegible]



[illegible]

صدر ضیاء نے ایرانی قونصل جنرل کے دفتر جاکر رجائی اور باہنر کی موت پر تعزیت کی

[illegible]

زنا کے الزام میں طالبہ کو ایک سو کوڑوں اور اسکے ڈرائیور کو سنگساری کی سزا

باضابطہ شادی سے پہلے دونوں زنا کے مرتکب ہوئے تھے: شرعی عدالت

[illegible]

بھارت نے روس سے مگ ۲۵ طیارے حاصل کر لئے

۲۰۰۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے پرواز کرنے والے یہ طیارے لڑائی کے علاوہ جاسوسی کے لئے بھی استعمال ہو سکتے ہیں

ایرمارشل لطیف نے ایک طیارہ آواز سے تین گنا رفتار پر اڑایا

طیارہ بہت چھوٹا نظر آتا تھا: بھارتی فضائیہ کے چیف آف اسٹاف کا تبصرہ

[illegible]

دال کا کال

[illegible]

ایران کی حکمراں پارٹی کے سکریٹری جنرل سید احمد خمینی ہوں گے

[illegible]

چوہدری نور حسین کی گرفتاری

[illegible]

بھٹو کے ڈینٹل سرجن پاکستان سے فرار ہو کر لندن پہنچ گئے

ڈاکٹر غلام حسین کو برطانیہ میں داخلے کی اجازت نہیں ملی

[illegible]

اسکواش کے مقابلے

[illegible]